احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 18 ستمبر 2014ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 18 ستمبر 2014ء 22 ذیقعد 1435 ہجری 18 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 213

بدلہ اتر گیا

ایک سفر میں حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔ آپؐ نے ان کے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کیا جس میں حضرت عائشہؓ آگے نکل گئیں۔ پھر ایک دوسرے موقعہ پر جبکہ حضرت عائشہؓ کا جسم قدرے بھاری ہوگیا تھا آپؐ دوڑے تو حضرت عائشہؓ پیچھے رہ گئیں جس پر آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

لو عائشہ اب اس دن کا بدلہ اتر گیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی السبق علی الرجل حدیث نمبر:2214)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

عورتوں سے حسن سلوک کا آپؐ خاص خیال رکھتے تھے آپ نے سب سے پہلے دنیا میں عورت کے ورثہ کا حق قائم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لڑکے اور لڑکیاں باپ اور ماں کے ورثہ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ اِسی طرح مائیں اور بیویاں بیٹیوں اور خاوندوں کے ورثہ میں اور بعض صورتوں میں بہنیں بھی بھائیوں کے ورثہ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ اِسلام سے پہلے دنیا کے کسی مذہب نے بھی اس طرح حقوق قائم نہیں کئے۔ اِسی طرح آپ نے عورت کو اس کے مال کا مستقل مالک قرار دیا ہے خاوند کو حق نہیں کہ خاوند ہونے کی وجہ سے عورت کے مال میں دست اندازی کر سکے۔ عورت اپنے مال کے خرچ کرنے میں پوری مختار ہے۔ عورتوں سے حسن سلوک میں آپ ایسے بڑھے ہوئے تھے کہ عرب لوگ جو اِس بات کے عادی نہ تھے ان کو یہ بات دیکھ کر ٹھوکر لگتی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بعض دفعہ میری باتوں میں دخل دیتی تو میں اُس کو ڈانٹا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ عرب کے لوگوں نے کبھی عورتوں کا یہ حق تسلیم نہیں کیا کہ وہ مردوں کو اُن کے کاموں میں مشورہ دیں۔ اِس پر میری بیوی کہا کرتی کہ جاؤ جاؤ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اُن کو مشورہ دیتی ہیں اور آپ اُن کو کبھی نہیں روکتے تو تم ایسا کیوں کہتے ہو؟ اس پر میں اُسے کہا کرتا تھا کہ عائشہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت لاڈلی ہے اُس کا ذکر نہ کرو، باقی رہی تمہاری بیٹی سو اگر وہ ایسا کرتی ہے تو اپنی گستاخی کی سزا کسی دن پائے گی۔

ایک دفعہ جب کسی بات سے ناراض ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر لیا کہ کچھ دن آپ گھر سے باہر رہیں گے اور بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اور مجھے اِس کی خبر ملی، تو میں نے کہا دیکھو جو میں کہتا تھا وہی ہو گیا۔ میں اپنی بیٹی حفصہ کے گھر میں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا حفصہ! کیا ہوا؟ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ اُنہوں نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے گھر میں نہیں آئیں گے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حفصہ! میں تجھے پہلے نہیں سمجھایا کرتا تھا کہ تو عائشہ کی نقلیں کرتی ہے حالانکہ عائشہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر پیاری ہے۔ دیکھ آخر تو نے وہی مصیبت سہیڑ لی جس کا مجھے خوف تھا۔ یہ کہہ کر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھردری چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے جسم پر کرتہ نہ تھا اور آپ کے سینہ اور کمر پر چٹائی کے نشان بنے ہوئے تھے میں آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ قیصر و کسریٰ کہاں مستحق ہیں اس بات کے کہ ان کو خدا تعالیٰ کی نعمتیں ملیں مگر وہ تو کس آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کے رسول کو یہ تکلیف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! یہ درست نہیں اِس قسم کی زندگیاں خدا کے رسولوں کی نہیں ہوتیں یہ دنیادار بادشاہوں کا شغل ہے۔ پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا جو میری بیوی اور بیٹی کے ساتھ گزرا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری باتیں سن کر ہنس پڑے اور فرمایا عمر! یہ بات درست نہیں کہ میں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے تو صرف ایک مصلحت کی خاطر کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر سے باہر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (بخاری کتاب النکاح باب موعظة الرجل ابنتہٗ (الخ)

(دیباچہ تفسیر القرآن انوار العلوم جلد 20 صفحہ 404)

سیلاب زدگان کیلئے امداد کی اپیل

جیسا کہ احباب کے علم میں ہے کہ پنجاب میں ہونے والی حالیہ بارشوں اور سیلابی پانی کی وجہ سے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔ احباب جماعت کا بھی پنجاب کے مختلف اضلاع میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ خاص طور پر سیالکوٹ، نارووال، حافظ آباد، خوشاب، گجرات، جھنگ، چنیوٹ، ملتان، مظفرگڑھ اور ربوہ کے مضافاتی علاقوں میں احباب سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔

اس وقت حسب توفیق متاثرہ گھرانوں کی خدمت اور ریلیف کا کام جاری ہے۔ ایسے مواقع پر جماعت احمدیہ ہمیشہ سے خدمت انسانی کے جذبہ کے تحت کام کرتی ہے۔ فوری طور پر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان متاثرہ بھائیوں کی بحالی کے لئے دل کھول کر عطیات دیں۔ جماعت احمدیہ پاکستان اللہ کے فضل سے اپنی روایات کے مطابق اپنے ان متاثرہ بھائیوں کی مدد کے لئے پورے وسائل بروئے کار لائے گی۔ اس کے لئے آپ کی مدد کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے جو احباب جماعت اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''انسانی ہمدردی'' میں زیادہ سے زیادہ عطیات جمع کروا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

انعامی سکالرشپس 2014ء

زیر انتظام :نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

درخواست دہندہ مکمل پتہ وفون نمبرز ضرور درج کریں نیز واقفین نو اپنا حوالہ نمبر بھی درج کریں

نظارت تعلیم صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2014ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء وطالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ان سکالرشپس کیلئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء وطالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ قواعد وضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔سکالرشپس کو تین مختلف Categories میں تقسیم کیا گیا ہے۔

☆جنرل سکالرشپس ☆میڈیکل سکالرشپس
☆دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆صدیق بانی میٹرک سکالرشپ
☆صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ
☆خورشید عطاء سکالرشپ
☆صادقہ فضل سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کیلئے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

☆پری میڈیکل گروپ ☆پری انجینئرنگ گروپ
☆جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations)

درج بالا تینوں گروپس جو طلبہ سب سے زیادہ نمبرز حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار روپے مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

صادقہ فضل سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج / یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ ☆مرزا مظہر احمد سکالرشپ ☆امۃ الکریم زیروی سکالرشپ ☆سندس باجوہ سکالرشپ ☆ملک دوست محمد سکالرشپ ☆حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ ☆رفیع اظہر سکالرشپ

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

خالدہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے دو سالہ گریجوایشن میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ایسے دو طلباء و طالبات کو پینتیس پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔گریجوایشن (بی اے / بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء وطالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے B.Com یا M.Com (Hons) چار سالہ کورس پاس کیا ہو ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور جن طلباء وطالبات نے B.Com دو سالہ پروگرام پاس کیا ہو ان کو پندرہ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیئے جائیں گے۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں کسی ایک میں ریگولر داخلہ حاصل کیا ہو۔ داخلہ حاصل کرنے والے ہر طالبعلم / طالبہ کو پچیس پچیس ہزار روپے کے انعام دیئے جائیں گے۔سکالرشپ کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں گریجوایشن (کسی بھی پروگرام) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا یہ سکالرشپس موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیئے جائیں گے۔جن میں سے ایک سکالرشپ ایم۔اے اردو، ایک سکالرشپ ایم اے فارسی اور ایک سکالرشپ ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

(صرف واقفین نو طلباء و طالبات کے لیے۔ جبکہ واقفین نو دیگر سکالرشپس میں بھی درخواست دے سکتے ہیں)

یہ انعامات ایسے واقفین نو طلباء وطالبات کے لئے ہیں جنہوں نے کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) یا ایم ایس سی کسی بھی مضمون میں پاس کیا ہو۔انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔موصولہ درخواستوں میں بی ایس (چار سالہ) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنیوالے طالبعلم / طالبہ کو بیس ہزار روپے اور ایم ایس سی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو پچیس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

میاں عبدالحی سکالرشپ

یہ سکالرشپ پاکستان میں کسی بھی یونیورسٹی میں بی ایس ماس کمیونیکیشن اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے ایسے طلباء وطالبات کو دیا جاتا ہے۔ ایک سکالرشپ بی ایس ماس کمیونیکیشن اور ایک سکالرشپ بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جاتا ہے۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹر میڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر بی ایس ماس کمیونیکیشن یا بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر کیا جائے گا۔موصولہ درخواستوں پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو پچاس پچاس ہزار روپے کے دو سکالرشپس دیئے جائیں گے۔

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہوگی۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ
خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں بیچلرز آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ (مثلاً مکینیکل انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر دیا جائے گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔دونوں سکالرشپس کی رقم پچاس، پچاس ہزار روپے ہوگی۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بیچلرز الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔اس سکالرشپ کی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ا۔ح۔لئیقہ

الخیر کلہ فی القرآن

انسانی ضرورت کی ہر تعلیم اپنے کمال کے ساتھ قرآن میں موجود ہے

خالق کائنات، اللہ تبارک وتعالیٰ کے ان گنت احسانات میں سے ایک احسان عظیم یہ ہے کہ اس نے نسل انسانی کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ایک کامل نظام جاری فرمایا ہے۔ ہر زمانہ اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ کے رسول بھولی بھٹکی انسانیت کو صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتے رہے اور آج سے چودہ سو سال قبل جب طوفان ضلالت وگمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں نے نسل انسانی کو چاروں طرف سے گھیرے میں لیا ہوا تھا اور ظلمت وتاریکی کے دبیز پردوں نے راہ ہدایت کو نظر انسانی سے کلیتاً مستور کر دیا تھا۔ عین اس کسمپرسی کے عالم میں، ہاں اس شدید ضرورت کے وقت میں جبکہ گمراہی کے ظلمت کدوں میں روشنی کی ایک کرن بھی نظر نہ آتی تھی۔ خدائے رحیم وکریم نے ہادیٔ برحق محمد مصطفیٰ ﷺ کو سراج منیر بنا کر بھیجا اور آپؐ نے اس شریعت غرّاء کی برکت سے جو خدائے منان نے آپ کو عطا کی تھی۔ دنیا کے ظلمت کدوں کو منور کر دیا اور بھولی بھٹکی انسانیت کو خدائے رحمٰن کے آستانہ پر لا جھکایا۔ مولانا حالی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ: ؎

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا وہ پاک کلام ہے جو اس نے نسل انسانی کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے کمالات عطا فرمائے ہیں کہ جن کی نظیر دیگر کتب سماویہ میں تلاش کرنا سعی لاحاصل ہے۔ یہ کتاب عظیم انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔ پھر یہ کتاب کامل اپنی ہمہ گیر تاثیرات اور برکات کے اعتبار سے ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔ قرآن مجید کی اسی شان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں جو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ:

الخیر کلہ فی القرآن

(تذکرہ ص78)

یعنی تمام قسم کی بھلائیاں قرآن مجید میں ہیں۔

یہ فقرہ الفاظ کے لحاظ سے مختصر ہے لیکن اپنے معانی اور مفاہیم کے اعتبار سے بہت ہی وسعت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن مجید سراسر خیر اور بھلائی ہے۔ قرآنی تعلیمات کا لب لباب خیر وبرکت ہے۔ پھر خیر وبرکت کا کوئی مفہوم ایسا نہیں، کوئی پہلو ایسا نہیں، کوئی کمال ایسا نہیں جو اپنی پوری شان کے ساتھ قرآن مجید میں جلوہ گر نظر نہ آتا ہو۔ انسانی ذہن خیر وبرکت، بھلائی، کمال اور فضیلت کے کسی پہلو کا تصور کرے۔ ہر فضیلت اور کمال اس کتاب عظیم میں ظاہر وباہر نظر آتا ہے۔ جو اس بزرگ نبی پر نازل ہوئی۔ جس کو بارگاہ احدیت سے فضیلت کی کنجی عطا فرمائی گئی۔

اس سلسلہ میں امر اول یہ ہے کہ قرآن مجید کتاب شریعت ہونے کے لحاظ سے ہر وصف سے متصف اور ہر ضروری کمال پر مشتمل ہے۔ قرآن مجید کا یہ امتیاز لاثانی ہے کہ یہ واحد کتاب شریعت ہے جو خدا تعالیٰ کا لفظی الہام ہے۔ پھر بطور کتاب اس کی ترتیب اور اندرونی نظام بے مثل ہی نہیں ایسی امتیازی شان کا حامل ہے کہ مخالفین اس کی نظیر لانے سے عاجز ہیں۔

قرآن مجید بآواز بلند یہ چیلنج دیتا ہے کہ ”اگر تم شک کرتے ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی کوئی سورۃ لے آؤ اور اس کام کے لئے اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ (سورۃ البقرہ:24)

اس پر مستزاد یہ کہ حفاظت قرآن ایسا کمال ہے کہ اشد ترین مخالفین کو بھی یہ خوبی مسلم ہے۔ پھر اتنی ضخیم کتاب مگر غلطی اور تضاد بیان سے کلیۃً پاک۔

ان چند پہلوؤں پر ہی نظر کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ واقعی بحیثیت کتاب شریعت قرآن مجید ہر کمال اور ہر خیر وبرکت پر مشتمل ہے۔

اس سلسلہ میں امر دوم یہ ہے کہ قرآن مجید اپنی جامعیت کے لحاظ سے درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ ہر خیر اور ہر تعلیم جس کی اس کائنات میں بسنے والے کسی انسان کو آج یا کل یا کسی زمانہ میں ضرورت پڑ سکتی ہے اس میں موجود ہے۔ انسان کی دینی، مذہبی، اخلاقی، روحانی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، تمدنی، خاندانی، ذاتی اور اجتماعی غرضیکہ ہر نوع کے اصول حیات پیش کرتا ہے۔ ان کی حکمت بیان کرتا ہے اور ان کے دلائل بھی مہیا کرتا ہے۔

قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات، ایک مجموعۂ اخلاق، ایک درس روحانیت، ایک شمع ہدایت اور انسانیت کی معراج ہے۔ انسانی ضرورت کی ہر چیز اس میں موجود ہے اور نہ صرف موجود ہے بلکہ ایسی اعلیٰ اور عمدہ صورت میں موجود ہے کہ اس سے بہتر صورت کا تصور بھی محال نظر آتا ہے۔ ؎

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

(درثمین)

قرآن پاک ایک ایسی کامل ومکمل کتاب اور خیر وبھلائی کا مجموعہ ہے کہ خود خدائے قدوس نے فرما دیا ہے۔

اور ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو ہر چیز کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ (سورۃ النحل:90)

یعنی ہم نے تیرے پر وہ کتاب اتاری ہے جس میں ہر ایک چیز کا بیان ہے۔ کوئی امر اور کوئی علم ایسا نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔ فرمایا: ؎

وکل العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

”اور ہم نے اس کتاب میں کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دی“۔ (سورۃ الانعام:39)

یعنی ہم نے اس کتاب سے کوئی چیز باہر نہیں رکھی۔ جامعیت کا یہ کمال دیکھ کر عاشق صادق بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ: ؎

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

(درثمین)

قرآن مجید کے مجسم خیر وبرکت ہونے کے سلسلہ میں **تیسرا امر یہ ہے** کہ یہ کتاب عظیم اس مقصد کو بطریق احسن پورا فرماتی ہے جس کی خاطر انسان کو اس کائنات میں شرف ظہور بخشا گیا۔ زندگی کا مقصود خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی ہر دم ترقی کرنے والی محبت کا حصول ہے اور قرآن مجید اس اعتبار سے بھی مجسم خیر وبرکت ہے کہ یہ خداشناسی کے سب طریقوں کی نہ صرف راہنمائی کرتا ہے بلکہ راہ سلوک کی ہر منزل کا ہادی اور روحانیت کے ہر میدان کا رہنمائے کامل ہے۔

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کے وجود کا تصور ایسی وضاحت اور محکم شواہد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ ہر فکر کے انسان کے لئے اس کا سمجھنا ممکن ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت شان کا بیان اس دلکش انداز میں ہے کہ انسان وجد میں آجاتا ہے۔ اس کے بیانات دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور دلوں کو تسکین کی دولت سے مالا مال کرتے ہیں۔ ان خوبیوں کو دیکھ کر بندہ کی روح اپنے مالک حقیقی سے یوں مخاطب ہوتی ہے۔ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(درثمین)

قرآن مجید کے اس کمال کے بارہ میں کہ وہ یار ازلی کا دیدار کرا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10 ص128)

قرآن مجید کے کامل خیر ہونے کا **ایک اور نمایاں پہلو** یہ ہے کہ ایک دانا حکیم کی طرح قرآن حکیم نہ صرف بیماریوں کا علاج اور ترقی کے وسیلوں کی راہنمائی کرتا ہے بلکہ ہر حکم اور علاج کی حکمت بھی بیان کرتا ہے اور یہ طریق طالب ہدایت کے لئے ایک طرف ازدیاد علم کا موجب بنتا ہے تو دوسری طرف ہر قسم کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرکے ذہن انسانی کو ایسا اطمینان اور شرح صدر عطا کرتا ہے جو قرآن مجید کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

قرآن مجید کی یہ صفت کہ یہ تعلیم کتاب وحکمت کا مصداق ہے۔ اس عظیم خیر وبرکت کو مستلزم ہے کہ مخاطبین قرآن کے ذہنوں اور دماغوں سے شکوک کی آلودگیاں چھٹ جاتی ہیں اور وہ حق الیقین کی ایسی مضبوط اور مستحکم چٹان پر قائم ہو جاتے ہیں کہ مخالفت، ابتلاء اور جدید فلسفہ کی پریشان کن آندھیوں سے کلیۃً محفوظ ومامون رہتے ہیں۔ وہ خوش قسمت بندے جو قرآن مجید کے پُرحکمت بیانات کو مضبوطی سے تھامنے والے ہوتے ہیں۔ وہ یقیناً خیر کثیر کے وارث قرار پاتے ہیں۔

قرآن مجید کی خیر وبرکت کے سلسلہ میں **پانچواں امر یہ ہے** کہ اس کی نفع رسانی کا دائرہ اس کائنات کی ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ انسان بحیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے ہدایت کا سب سے زیادہ طالب اور مستحق ٹھہرایا گیا ہے اور اس کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے دیگر کتب سماویہ کے آخر میں یہ عظیم کتاب نازل کی جس نے ھدی للناس کہہ کر دعویٰ کیا کہ نسل انسانی کا کوئی فرد خواہ وہ کسی قوم یا نسل سے تعلق رکھتا ہو یا کسی زمانہ میں پیدا ہوا ہو۔ قرآن مجید سے کامل ہدایت حاصل کر سکتا ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ ھدی للمتقین کا قرآنی دعویٰ یہ بھی بتاتا ہے کہ قرآن سے ملنے والی ہدایت میں اس قدر گہرائی اور وسعت ہے کہ متقی لوگوں کے لئے بھی ہدایت حاصل کرنے کے ارفع سے ارفع تر مقامات کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ گویا قرآن مجید سے حاصل ہونے والی خیر وبرکت کا دروازہ کبھی اور کسی حال میں بھی بند نہیں ہوتا۔ قرآن مجید خیر وبرکت کا ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

قرآن کریم کی برکتوں کا **ایک اور پہلو یہ ہے** کہ یہ حجت وبرہان کے ذریعہ عقائد باطلہ کا رد کر کے دین حق کا ایسا شاندار دفاع کرتا ہے کہ حاملین قرآن کے سر فخر سے بلند ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید ادیان باطلہ کے مقابلہ پر ایک تیغ بُرّاں کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو کفر کی ہر یلغار کو ناکام بنا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جب کبھی کسی حالت جدیدہ زمانے نے (-) کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز

اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے قرآن کریم ہی ہے۔ ایسا ہی جب کہیں فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے تو اس خبیث پودہ کی بیخ کنی آخر قرآن کریم ہی نے کی اور ایسا اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھا دیا کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ۔ حال کے زمانہ میں بھی جب اول عیسائی واعظوں نے سر اٹھایا اور بدفہم اور نادان لوگوں کو توحید سے کھینچ کر ایک عاجز بندہ کا پرستار بنانا چاہا اور اپنے مغشوش طریق کو سوفسطائی تقریروں سے آراستہ کر کے ان کے آگے رکھ دیا اور ایک طوفان ملک ہند میں برپا کر دیا۔ آخر قرآن کریم ہی تھا جس نے انہیں پسپا کیا کہ اب وہ لوگ کسی باخبر آدمی کو منہ بھی نہیں دکھلا سکتے اور ان کے لمبے چوڑے عذرات کو یوں الگ کر کے رکھ دیا۔ جس طرح کوئی کاغذ کا تختہ لپیٹے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 382)

اس سلسلہ میں **ساتواں امر** یہ ہے کہ قرآن مجید نہ صرف مخالفین کے اعتراضات کے مسکت جوابات دیتا ہے بلکہ اپنے ماننے والوں کو ایسے محکم اور وزنی دلائل مہیا کرتا ہے۔ جن سے ان کا ایمان و عرفان ہر آن ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔

قرآن مجید کی اس برکت کا اندازہ کیجئے کہ جب ایک قاری اس کی مبارک آیات کی تلاوت کرتا ہے تو جہاں ایک طرف اس کا ایک ایک حرف پڑھنے پر اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے وہاں اس کا ذاتی ایمان اور یقین، ان محکم دلائل کی برکت سے جن سے سارا قرآن مزین ہے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے اور ہر بار وہ اس حقیقت کو محسوس کرتا ہے کہ قرآن مجید نے اسے ایمان و عرفان کی ایک نئی دولت عطا کر دی ہے۔ اس کا ایمان درجہ بدرجہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور قرآن مجید کی خیر و برکت کے نتیجہ میں وہ میدان روحانیت میں مومنانہ شان سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

قرآن مجید کی برکت کے سلسلہ میں **آٹھواں امر** وہ عظیم الشان انقلاب روحانی ہے جو آج سے چودہ سو برس پہلے رونما ہوا۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں پیش ہے۔

”وہ کیا چیز تھی جو ان کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ کے لے گئی۔ وہ دو ہی باتیں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ نبی معصوم اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا۔ ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ دوسری خدائے قادر مطلق، حیی و قیوم کی پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں کہ جو ایک گروہ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔ بلاشبہ یہ قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں۔ کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیلی و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی“۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 24)

قرآن مجید کے خیر و برکت ہونے کا **نواں پہلو** یہ ہے کہ قرآن مجید کا رمضان المبارک کے ساتھ بہت گہرا ربط ہے۔ اسی مہینہ میں اس بابرکت کتاب کا نزول ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ (سورۃ البقرہ:186)

رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت مومنوں کے قریب آجاتی ہے۔ رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جو بخشش کا پیغام لاتا ہے۔ جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے زیادہ مبارک ہوتی ہے۔ الغرض رمضان المبارک جو روحانیت کے موسم بہار کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی تمام تر برکات کو حاصل کرنے کی کلید قرآن مجید ہے۔ جس کی تلاوت، ورد اور ذکر و فکر مومنوں کے لئے آب حیات کا درجہ رکھتی ہے۔

قرآن مجید کے الخیر یعنی مجسم خیر ہونے کے سلسلہ میں **دسواں اور عظیم الشان پہلو** اس کی روحانی تاثیرات سے تعلق رکھتا ہے۔ جو انسانی زندگی کی کایا پلٹ کر خدائی نور سے منور کر دیتی ہیں۔ خاک کے ذروں کو ہمدوش ثریا بنا دیتی ہیں۔ اس برکت کی وضاحت کے طور پر حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

”لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے۔ ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر اور بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں۔ ان پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہی پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ وہ جب دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر یک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کہ کیونکہ وہ اس کے اور وہ ان کا ہے۔ یہ باتیں بلا ثبوت نہیں“۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 24)

نیز فرمایا:

اے عزیزو سنو! کہ بے قرآں
حق کو پاتا نہیں کبھی انساں
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
ان کی اس یار پر نظر ہی نہیں
ہے یہ فرقاں میں ایک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشق دلبر

(درثمین)

دنیا کی ہر بھلائی اور ہر خیر و برکت قرآن مجید سے وابستہ ہے۔ یہ جواہرات کی تھیلی ہے۔ یہ برکتوں کا ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ یہ رحمتوں کا ایسا سمندر ہے جو کبھی خشک نہیں ہو سکتا۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس دولت لازوال سے اپنے دامن کو بھرنے کی کوشش کرے اور قرآن مجید کو دنیا کی ہر کتاب پر مقدم ٹھہرائے۔ تا آسمان پر اسے بارگاہ احدیت میں مقدم ٹھہرایا جائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا“۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

”ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے دل کو نور قرآن سے اتنا منور کرے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نور ہی نظر آئے اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے“۔

(انوار قرآنی ص 62)

آخر پر حضرت مسیح موعود کا ایک اہم اقتباس درج کر کے اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

”تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا کہ:

الخیر کله فی القرآن

تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔

پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں“۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 36)

کر دیا جاوداں......

ایک کعبہ کروڑوں بت خانے
اک حقیقت کروڑوں افسانے
وحیِ حق کے بغیر علم کہاں
عقل بے چاری اس کو کیا جانے
شمع جب تک نہ خود جلے پہلے
جلنے آتے نہیں ہیں پروانے
ہے بگولوں سے خیر مقدم قیس
ناچ اُٹھے خوشی سے ویرانے
جان مردوں میں ڈال کر تنویر
کر دیا جاوداں مسیحا نے

روشن دین تنویر

Nazam857

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

ریڈکلف، پنڈت نہرو اور ماؤنٹ بیٹن کے نرغے میں آ گئے

باؤنڈری کمیشن ایوارڈ کو ظالمانہ تبدیلیوں کے ذریعہ مسخ کیا گیا جس سے پاکستان کو کئی نقصانات کا سامنا ہوا

قارئین کرام اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ غیر منقسم ہندوستان کے مسلم اکثریت والے صوبہ پنجاب کو حق وانصاف کے اصولوں کے خلاف تقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا اور اس مقصد کے لئے انگریزی حکومت نے ایک سرحدی کمیشن قائم کیا۔ جس کا سربراہ ریڈکلف کو مقرر کیا گیا۔ قائداعظم نے اس کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کے مؤقف کو مضبوط اور مدلل طریقے سے پیش کرنے کے لئے سر محمد ظفراللہ خان کا انتخاب کیا۔ جنہوں نے جولائی 1947ء میں بقول جناب حمید نظامی (بانی مدیر اخبار نوائے وقت) کمیشن کے سامنے ’’نہایت مدلل، نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی‘‘۔

(نوائے وقت یکم اگست 1947ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سر محمد ظفراللہ خان کے کامیاب اور مبنی برحقیقت دلائل کے نتیجہ میں ریڈکلف نے بجاطور پر پنجاب کے مشرقی حصہ کے بہت سے اہم علاقوں پر پاکستان کا حق تسلیم کرتے ہوئے اپنے فیصلے کو حتمی شکل دے دی۔ لیکن پنڈت نہرو اور برصغیر کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی سازش اور ملی بھگت سے بعد میں ریڈکلف کو ایوارڈ میں تبدیلی کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ جس سے پاکستان کو بے حد نقصان پہنچا۔

راج موہن گاندھی کی کچھ تاریخی باتیں

حال ہی میں محقق پروفیسر فتح محمد ملک کا ایک مضمون بعنوان ’’قیام پاکستان پر فسادات کیوں؟‘‘ شائع ہوا ہے۔ جس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 17-اپریل 2014ء)

’’مہاتما گاندھی کے پوتے اور ایک انسان دوست اور روشن خیال مؤرخ اور سیاستدان راج موہن کو آج تک دو سوالات نے پریشان کر رکھا ہے۔ اول یہ کہ اگست سن سنتالیس میں برصغیر کی تقسیم کیوں عمل میں آئی تھی؟ دوم یہ کہ برصغیر کی اس تقسیم پر اتنے ہولناک فسادات کیوں برپا ہوئے تھے۔‘‘ (کالم نمبر 1)

آگے چل کر مضمون نگار تحریر کرتے ہیں۔

’’راج موہن گاندھی نے اپنی کتاب کے نویں باب میں اس حقیقت کا اثبات کیا ہے کہ قائداعظم آخر تک پنجاب اور بنگال کی تقسیم کی ڈٹ کر مخالفت کرتے آئے تھے۔ (آگے انگریزی متن کے ایک حصے کا ترجمہ قارئین کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ (ناقل ومترجم)

راج موہن گاندھی لکھتے ہیں۔

’’جون 1947ء تک قائداعظم صوبوں کی تقسیم کی منطق کے اطلاق کی مخالفت کرتے رہے۔ وہ پورے پنجاب، بنگال اور آسام کا مطالبہ کرتے رہے۔ مئی میں انہوں نے گاندھی کی جانب سے تقسیم کی قرارداد کو قبیح اور ایک ’’تماشا‘‘ قرار دیا۔ ...... جب کسی جانب سے کوئی نتیجہ نہ نکلا اور ماؤنٹ بیٹن نے سختی سے انکار کر دیا تو پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے خلاف قائداعظم کا مؤقف ختم ہو گیا۔‘‘

(صفحہ 345)

امریکی سوانح نگار کی کتاب ’’شرمناک فرار‘‘ کا حوالہ

مضمون نگار فتح محمد ملک اپنے متذکرہ مضمون کے کالم 3 اور 4 میں بتاتے ہیں۔

’’جناب والپرٹ نے اپنی کتاب بعنوان ’’شرمناک فرار‘‘ (Shameful Flight) میں اس موضوع پر مزید تفصیلات پیش کی ہیں۔ انہوں نے ہمیں ’’انتقال اقتدار‘‘ (Transfer of Power) کی دسویں جلد کے صفحہ 852 پر دی گئی قائداعظم کی ایک تحریر کی جانب متوجہ کیا ہے۔ قائداعظم نے 17 مئی 1947ء کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور برطانوی کابینہ کے پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے تصور کو رد کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ مسلم اکثریت کے ان دونوں صوبوں کی تقسیم کا کوئی تاریخی، معاشی، جغرافیائی، سیاسی اور اخلاقی جواز نہیں ہے۔‘‘

پنجاب کی تقسیم میں اصولوں کی پامالی

آگے چل کر محقق مضمون نگار تحریر کرتے ہیں۔

’’اب آیئے پنجاب کی تقسیم میں عدل و انصاف کے اصولوں کی پامالی کی جانب۔ جناب سٹینلے والپرٹ نے ریڈکلف ایوارڈ کے نقشے پر زبردست کاٹ پر سر پیٹتے ہوئے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی غیر اصولی ملی بھگت نے مسلم اکثریت کے علاقوں کو زبردستی بھارت کے نقشے میں ڈال دیا تھا۔ (کالم نمبر 6)

اس کے بعد سٹینلے والپرٹ کی کتاب کے صفحہ 147 کا انگریزی متن درج کیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ نذر قارئین ہے۔ (ناقل ومترجم)

جناب والپرٹ بتاتے ہیں۔

’’ریڈکلف نے بھرپور کوشش کی کہ اس معاملے کو منصفانہ طور پر نمٹایا جائے جو کہ ناممکن مسئلہ بن گیا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ نہرو اور ماؤنٹ بیٹن کو پنجاب کی نئی سرحدی لائن کے متعلق یہ زبردست تشویش کیوں ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ نہ تو فیروز پور اور زیرہ کی مسلم اکثریت کی کوئی تحصیل اور نہ ہی مسلم اکثریت کا ضلع گورداسپور پاکستان میں شامل کیا جائے کیونکہ اس طرح ہندوستان، کشمیر کے ساتھ سڑک کے براہ راست رابطہ سے محروم ہو جائے گا۔‘‘

اس کے بعد والپرٹ تحریر کرتے ہیں۔

’’پنجاب باؤنڈری کمیشن کو جس کی صدارت ریڈکلف کر رہے تھے۔ فقط یہ کہا گیا تھا کہ وہ مسلم بمقابلہ غیر مسلم اکثریت والے اضلاع کی بنیاد پر صوبہ پنجاب کی تقسیم کریں۔ چونکہ تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں کا حق بنتا تھا اس لئے ریڈکلف نے اپنے ابتدائی نقشوں میں فیروز پور کی تحصیلیں اور گورداسپور پاکستان میں شامل کر دیئے۔‘‘

(ترجمہ صفحہ 167)

پروفیسر فتح محمد ملک اپنے مضمون کی پہلی قسط کو ان افسوس ناک الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

’’جب برطانوی حکومت اور انڈین نیشنل کانگریس طلوع پاکستان کو روکنے میں ناکام ہو گئی۔ تب مسلم اکثریت کے ہر دو صوبوں بنگال اور پنجاب کی انتہائی نامنصفانہ تقسیم سامنے لائی گئی اور فسادات کرائے گئے۔‘‘

(نوائے وقت مورخہ 17-اپریل 2014ء)

ریڈکلف کا اپنا اعتراف

پروفیسر فتح محمد ملک اپنے مضمون کی دوسری قسط (مطبوعہ 19-اپریل 2014ء کے پہلے کالم میں تحریر کرتے ہیں)

’’چند برس بیشتر ریڈکلف نے اپنے ایک سوانحی مضمون میں اس دباؤ کا ذکر کیا تھا۔ جو پنڈت نہرو کے زیر اثر لارڈ ماؤنٹ بیٹن ان پر ڈالتے چلے آتے تھے اور جس کے باعث وہ باؤنڈری کمیشن کے حتمی نقشے میں متعدد تبدیلیوں پر مجبور کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کو ’’کٹا پھٹا‘‘ اور ’’دیمک خوردہ‘‘ پاکستان دینے کی خاطر باؤنڈری کمیشن کے نقشے میں تبدیلیاں کروانے کے بعد فسادات کی آگ بھڑکائی گئی تاکہ یہ کٹی پھٹی اور دیمک خوردہ آزاد اور خودمختار ریاست قائم ہوتے ہوئے منتشر ہو کر رہ جائے۔ ایسے میں مہاتما گاندھی جیسے انصاف پسند رہنما یکہ و تنہا اور بے یار و مددگار ہو کر رہ گئے تھے۔ انہیں ’’محمد گاندھی‘‘ اور قائداعظم کا آلۂ کار کہا جانے لگا تھا اور بالآخر اسی ’’جرم‘‘ میں عدم تشدد کے اس پیکر کو تشدد کا شکار بنا کر ملک عدم روانہ کر دیا گیا تھا۔ جناب سٹینلے والپرٹ نے اس زمانے کی انڈین نیشنل کانگرس میں سردار پٹیل کی خونخوار آمریت کی نقاب کشائی درج ذیل الفاظ میں کی ہے۔‘‘

پروفیسر فتح محمد ملک نے سٹینلے والپرٹ کی متذکرہ کتاب سے انگریزی عبارت درج کی ہے۔ جس کے ایک حصہ کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

’’مہاتما گاندھی بھی ہر شام مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کے متعلق تقریر کیا کرتے تھے اور ان لوگوں سے جو ان کی پرارتھنا (عبادت) کی مجلسوں میں شامل ہوتے تھے۔ یہ اپیل کرتے تھے کہ وہ ان مسلمانوں کی نگہداشت کریں۔ جنہیں زبردستی اپنے گھروں سے نکال دیا گیا ہے اور ان سے مہربانی اور شفقت کا سلوک روا رکھیں۔ (اس وجہ سے) مذہبی جنونی ہندو انہیں ’’جناح کا آلہ کار‘‘ اور ’’محمد گاندھی‘‘ کا نام دیا کرتے تھے۔‘‘ (صفحہ 177)

آگے چل کر محقق مضمون نگار فتح محمد ملک رقمطراز ہیں۔

’’خود جواہر لال نہرو نے ’’برٹش راج کے آخری ایام‘‘ کے عنوان سے ایک کتاب کے انگریز مصنف Leonard Moseley کو اپنے ایک انٹرویو کے دوران بتایا تھا کہ ’’ہم پاکستان کو ایک بالکل عارضی اور رفتنی وگزشتنی واردات سمجھتے تھے اور ہمیں یقین تھا کہ پاکستان جلد از جلد ہندوستان سے آملے گا۔‘‘ (کالم نمبر 4)

(نوائے وقت مورخہ 19-اپریل 2014ء)

کہنہ مشق مضمون نگار رانا عبدالباقی اپنے کالم ’’آتش گل‘‘ میں تحریر کرتے ہیں۔

’’یہ بھی درست ہے کہ نہرو، ماؤنٹ بیٹن گٹھ جوڑ کے پس منظر میں باؤنڈری کمیشن ایوارڈ کے ذریعے پنجاب میں سرحدوں کے تعین میں بدنیتی سے کام لیا گیا اور بھارت نے پہلے دن سے ہی پاکستان کو سیراب کرنے والے دریاؤں اور آبپاشی کے پانیوں پر جارحیت کے بیج بونے شروع کر دیئے۔ لیکن قائداعظم کی زندگی میں آبی جارحیت پر عمل درآمد معطل رکھا گیا، بھارت مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ میں لے گیا۔ لیکن اسے کشمیر میں

بھارتی فوجی جارحیت پر اقوام متحدہ کی مہر لگوانے میں ناکامی ہوئی۔ بانیان پاکستان کے سیاسی منظر نامے سے ہٹ جانے کے بعد بھارتی جارحانہ منظر نامہ پھر تبدیل ہوا۔لیکن پاکستانی حکمرانوں نے علاقائی منظر نامے میں آنے والی ان تبدیلیوں پر قرار واقعی توجہ نہیں دی۔‘‘

(کالم نمبر 1 اور 2)

(نوائے وقت مورخہ یکم مئی 2014ء)

دریاؤں کے پانی سے متعلق
تاریخ پاکستان کا ایک سنہرا ورق

قارئین کرام! مندرجہ بالا حوالے میں مضمون نگار رانا عبدالباقی نے بجا طور پر نشاندہی کی ہے کہ بانیان پاکستان یعنی قائداعظم اور ان کے مخلص اور معتمد رفقائے کار کے زمانہ میں ہندوستان مختلف مسائل مثلاً دریاؤں کے پانی وغیرہ سے متعلق جارحیت کی جرأت نہیں کرسکا۔اس تاریخی حقیقت کو پڑھ کر خاکسار کو ایک قابل ذکر واقعہ یاد آگیا۔ جو محقق اور ممتاز صحافی و مصنف منیر احمد منیر کی کتاب ’’سیاسی اتار چڑھاؤ‘‘ جو مختلف اور معروف شخصیات کے انٹرویو پر مشتمل ہے میں درج ہے۔ آیئے پڑھتے ہیں۔

جید صحافی منیر احمد منیر کے ایک سوال کے جواب میں اپنے دور کے ممتاز مسلم لیگی اور وزیر سردار عبدالحمید دستی ہندوستان میں منعقدہ ایک اہم کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

’’انٹر ڈومین کانفرنس کے سلسلہ میں مجھے انڈیا جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک وفد میں ملک غلام محمد ہمارے لیڈر تھے۔ دوسرے میں سرظفراللہ خاں۔ جس کانفرنس میں سرظفراللہ خاں ہمارے لیڈر تھے۔ اس میں نہروں کا معاملہ زیر بحث تھا۔ ہندو سیکرٹری نے پانی کے معاملے میں جو ایجنڈا بنایا ہوا تھا۔اس ایجنڈے میں انہوں نے دریائے ستلج، راوی اور بیاس کے پانیوں کو اپنا لیا تھا۔ایسی چالاکی سے الفاظ کا ہیر پھیر کیا ہوا تھا جس سے یہ مطلب نکل سکتا تھا کہ یہ ان کا پانی ہے۔اس پر انہوں نے میاں ممتاز دولتانہ اور شوکت حیات کے بھی دستخط لے لیے۔ اس بنا پر ان کا دعویٰ تھا کہ پاکستان کی پنجاب گورنمنٹ نے ان تینوں دریاؤں پر ان کا حق تسلیم کرلیا ہے۔ جب میں نے اس ریکارڈ کا مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ گورنمنٹ کی طرف سے معاہدہ نہیں ہے۔ پھر میں نے وفد کے لیڈر سرظفراللہ خان کو مطمئن کردیا کہ یہ مسودہ گورنمنٹ کی طرف سے معاہدہ نہیں ہے۔ یہ محض مذاکرات ہیں۔ جو پاکستان کے سامنے پیش ہونے ضروری تھے۔ جو نہیں ہوئے۔ سرظفراللہ خان معاملے کی تہ تک پہنچ گئے۔ چنانچہ انہوں نے دوسرے دن اپنی عالمانہ تقریر میں اس مسئلے کو ہمیشہ کے لئے صاف کردیا۔ پھر اس کے بعد انڈیا نے یو این او میں یہ دلیل نہیں دی کہ پاکستان کی پنجاب گورنمنٹ نے ستلج، بیاس اور راوی کے پانیوں پر ان کا حق تسلیم کرلیا ہے۔ یہ کانفرنس دہلی میں ہوئی تھی۔ ہندوستان کی طرف سے گوپالا سوامی آئین گر تھے۔ادھر سے سرظفراللہ خاں تھے۔ وفد میں میں بھی تھا۔‘‘

(کتاب ’’سیاسی اتار چڑھاؤ‘‘ صفحہ 192-193 ایڈیشن دوم جولائی 1989ء آتش فشاں پبلیکیشنز۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

بے شک بانیٔ پاکستان قائداعظم ایک عظیم انسان، مدبر اور لیڈر تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلص اور لائق رفقاء سے نوازا تھا۔ جن میں نوابزادہ لیاقت علی خان، چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں اور سردار عبدالرب نشتر بہت قابل اور نمایاں تھے۔ چنانچہ قائداعظم کے ایک ابتدائی اے ڈی سی (جو بعد میں فوج کے سربراہ کے عہدے تک پہنچے) جنرل گل حسن اپنی خودنوشت میں یہ تاریخی حقیقت درج کرتے ہیں۔

’’قائداعظم اپنی کابینہ کے وزراء میں سر محمد ظفراللہ خان اور سردار عبدالرب نشتر کے متعلق بہت اچھی رائے رکھتے تھے۔‘‘

(’’انتخاب‘‘ مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین 5-جون 2005ء صفحہ 10 کالم نمبر 5)

اللہ اللہ وطن عزیز اپنے ابتدائی کٹھن ماہ و سال کے باوجود دنیا کے نقشے پر کس قدر دلنوازی اور کامیابی اور تابناکی کے ساتھ طلوع اور روشن تر ہوا! آج کے حالات میں قائداعظم اور ان کے بے لوث اور بے بہا ساتھی بے اختیار و بے انتہا یاد آتے ہیں۔

جن کی یادوں سے رگ جاں میں دکھن ہونے لگے
ذکر چھڑ جائے تو پتھر کا بھی دل رونے لگے

ڈان سے ترجمہ: ۔مکرم محمد عرفان شاہ صاحب

پاکستان کے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان سے بے اتفاقی

واحد پاکستانی نوبیل انعام یافتہ ماہر طبیعات ڈاکٹر عبدالسلام کی ابتدائی کاوش گزشتہ ہفتے ’’خدائی ذرے‘‘ کی دریافت کے لئے پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ مگر حیف کہ اس عظیم سائنسدان کو اپنی ہی سرزمین پر ایک ہیرو کی حیثیت حاصل نہیں حتیٰ کہ درسی کتب میں بھی ان کا ذکر مفقود ہوتا جارہا ہے۔

پاکستانی ایٹمی پروگرام کے ابتدائی مراحل کی راہنمائی کرنے والے سلام کے لئے تعریفی کلمات کئی دہائیاں پہلے ہی معدوم ہونے شروع ہوگئے تھے جب انتہا پسندوں نے ملک میں اپنا تسلط قائم کر لیا۔ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا جو حکومت اور طالبان دونوں کے عتاب کا نشانہ صرف اس لئے بن رہی ہے کیونکہ یہ دونوں اپنی دانست میں اس فرقہ کو کافر سمجھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اور ملک کی دوسری اقلیتی جماعتیں جن میں شیعہ، عیسائی اور ہندو شامل ہیں کی خستہ حالی موجودہ دور میں بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے جس کی واحد وجہ اسلامی تعلیمات کی وہ غلط تشریحات ہیں جن کو قابل تقلید سمجھتے ہوئے متشدد ذہنیت کے لوگ اپنے مخالفین پر کاری ضرب لگاتے ہیں۔

بچپن سے ہی ہونہار دکھنے والے عبدالسلام نے 1926ء میں برصغیر کے اس حصہ میں جنم لیا جسے اب پاکستان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ایک درجن سے زائد آنریری اعزازات حاصل کئے۔ 1979ء میں ان کو ان کے ساتھی سائنسدان کے ہمراہ نظریاتی فزکس کے سٹینڈرڈ ماڈل جو کہ کائنات میں ہونے والی تبدیلیوں پر بنیادی قوتوں کے احاطہ کی تھیوری پیش کرتا ہے، پر کام کرنے کے باعث نوبیل انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ کچھ عرصہ کام کرنے والے ماہر طبیعات ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کے مطابق سلام اور نوبیل انعام جیتنے میں ان کے شریک ساتھی سٹیون وین برگ نے ایٹم کے اندر ہگس بوسون نامی ذرے کی موجودگی کا انکشاف کیا۔ ہگس بوسون کو ’’خدائی ذرے‘‘ کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی دریافت کائنات کی تخلیق کا راز آشکار کرنے کے لئے سنگ میل کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں موجود سائنسدانوں کی طرف سے ’’خدائی ذرے‘‘ کی دریافت کے انکشاف کے بعد پوری دنیا میں جوش کی ایک لہر دوڑ گئی۔ یہ تجربہ جنیوا کے نزدیک سرن لیبارٹری میں ایٹم کو آپس میں ٹکرانے کے بعد ہی پایہ تکمیل کو پہنچا۔ قائداعظم یونیورسٹی میں شعبہ طبیعات کے چیئر میں خورشید حسین کے مطابق ہگس بوسون کی دریافت سٹینڈرڈ ماڈل تھیوری پر سلام صاحب کے کام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

60 اور 70 کی دہائی میں مشیر برائے سائنسی امور کی حیثیت سے ملک کی پہلی خلائی ایجنسی اور ایٹمی سائنس اور ٹیکنالوجی کے ادارے کا قیام سلام صاحب کے موثر کردار کے باعث ہی وقوع پذیر ہوا۔ 1998ء میں تجربہ کئے جانے والے ایٹمی دھماکے بھی اس سلسلے میں ان کی ابتدائی رہنمائی کے باعث ہی ممکن ہوسکے۔

1974ء میں سلام صاحب کے ساتھ ساتھ تین ملین دوسرے پاکستانی احمدیوں کی زندگی میں اس وقت سرعت کے ساتھ تبدیلی رونما ہوئی جب اس وقت کی پارلیمنٹ کے آئین میں ترمیم کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔اس آئینی ترمیم کے خلاف احتجاجاً سلام صاحب اپنے سرکاری عہدے سے مستعفی ہوگئے اور آخرکار اپنے کام کی تکمیل کی غرض سے عارضی طور پر یورپ میں سکونت پذیر ہوگئے۔ ترقی پذیر ممالک کے طبیعات دانوں کی رہنمائی کے لئے انہوں نے اٹلی میں نظریاتی فزکس کا ایک ادارہ قائم کیا۔نوبیل انعام جیتنے کے بعد اس وقت کے صدر جنرل ضیاء الحق نے تو سلام صاحب کو اعلیٰ ترین سول اعزاز سے نوازا لیکن مجموعی طور پر ان کے ساتھ قابل قدر سلوک روا نہ رکھا گیا۔ دوسری اقوام، بشمول انڈیا، میں سلام صاحب کو جو پذیرائی نصیب ہوئی وہ اپنے ہی ملک میں ناپید تھی۔

اتنے اعزازات کے حصول کے بعد بھی سلام صاحب کا ذکر چند کتابوں تک ہی محدود ہے اور طرفہ یہ کہ ملکی میڈیا پر ان کا ذکر اونٹ کے منہ میں زیرہ کے ہی مترادف ہے۔اس کے برعکس ایٹم بم بنانے اور بعد میں اس ٹیکنالوجی کو ایران، شمالی کوریا اور لیبیا تک پہنچانے کا اقرار کرنے والے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ملکی ہیرو مانا جاتا ہے۔

پرویز ہود بھائی کے مطابق قائداعظم یونیورسٹی کی انتظامیہ کو اس وقت سلام صاحب کا لیکچر، جو کہ انہوں نے نوبیل انعام یافتہ تھیوری پر دینا تھا۔ملتوی کرنا پڑا کیونکہ اسلامی تنظیموں نے ڈاکٹر صاحب کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دی تھی۔ ہود بھائی کے مطابق ڈاکٹر صاحب سے روا رکھا جانے والا سلوک کسی المیہ سے کم نہیں تھا۔ایک وقت تھا جب قومی سرمایہ سمجھتے ہوئے سب ان کے سامنے جھکے ہوئے تھے لیکن بعد میں اپنے ہی ملک میں ان کے لئے قدم رکھنا بھی محال تھا۔

سلام صاحب کو اعلیٰ ترین قومی اعزاز سے نوازنے والے صدر مملکت احمدیوں کے خلاف طالع آزمائی سے باز نہ آئے جن کی زندگیاں اب بھی پاکستان میں کسی طرح محفوظ نہیں۔احمدیہ ترجمان قمر سلیمان صاحب کے مطابق 2010ء میں احمدیوں پر بنیاد پرستوں کے حملوں کے بعد بھی کئی افراد کو دھمکی آمیز خطوط موصول ہورہے ہیں لیکن حکومت وقت کا کردار اس سلسلے میں ہرگز قابل ستائش نہیں۔

موت بھی سلام صاحب کو دشمنوں کے عتاب سے محفوظ نہ رکھ سکی۔ ہود بھائی کے مطابق 1996ء میں آکسفورڈ میں رحلت فرمانے کے بعد ان کے جسد خاکی کو پاکستان تدفین کے لئے لایا گیا۔ان کے کتبہ پر موجود ’’پہلا مسلم نوبیل انعام یافتہ سائنسدان‘‘ کی تحریر میں سے بحکم لوکل مجسٹریٹ ’’مسلم‘‘ کا لفظ حذف کردیا گیا۔

(روزنامہ ڈان 9 جولائی 2013ء)

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

نسیم آباد فارم کی ایک بچی کاشفہ حمید بنت مکرم حمید احمد واہلہ صاحب نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 27/اگست 2014ء کو بعد از نماز عصر تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم وجاہت احمد قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو قرآنی تعلیم سے منور فرمائے۔ قرآنی علوم کے حقائق اور معارف سمجھائے اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد اکبر اعوان صاحب آف کرائیڈن لندن تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار اور میری اہلیہ مکرمہ کشف گل صاحبہ کو شادی کے اڑھائی سال بعد مورخہ 18/اگست 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ بچے کا نام ایقان احمد اکبر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار (ر) محمد اسلم صاحب اعوان آف احمد نگر سابق کارکن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ کا پہلا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والا، خادم دین اور والدین و خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عاقب حسین صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم مبارک علی طاہر صاحب وکیل والا ضلع ننکانہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ ثانیہ عباس صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ وکیل والا ضلع ننکانہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد مورخہ 28 جون 2014ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام خولہ مبارک عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رائے امیر علی کھرل صاحب آف وکیل والا ضلع ننکانہ صاحب کی پوتی، مکرم رائے غلام عباس کھرل صاحب کی نواسی، مکرم رائے محمد خان کھرل صاحب عرف بابا بولا آف جھنگڑ حاکم والا ضلع ننکانہ اور مکرم چوہدری فضل دین گوندل صاحب آف آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین، وقف کے تقاضوں پر پورا اترنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نیز ہمیشہ اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک منیر احمد اعوان صاحب کارکن منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی خالہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مجید صاحب کراچی لمبے عرصے سے بیمار ہیں اور چل پھر نہیں سکتیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ ریفریجریشن وایئرکنڈیشننگ
2۔ وڈ ورک
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

ایوننگ سیشن

1۔ کمپیوٹر ہارڈویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
2۔ پلمبنگ 3۔ آٹو الیکٹریشن

تمام کورسز کا دورانیہ 4 سے 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 / فون نمبر 0336-7064603 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کمپیوٹر ہارڈویئر اور پلمبنگ کی کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب مرحوم آف ہجکہ شریف ضلع سرگودھا مورخہ 11 ستمبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چار دن کی علالت کے بعد بعمر 88 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کے والد مکرم منشی غلام محمد صاحب نے 1910ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ والدہ محترمہ نڈر اور بہادر احمدی خاتون تھیں۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ واحد احمدی خاتون تھیں جن کے خلاف 1974ء کی اینٹی احمدیہ تحریک میں مقدمہ بنایا گیا۔ مگر گرفتاری سے قبل آپ کی ضمانت کروالی گئی تاہم تقریباً 2 سال تک آپ عدالت میں پیشی پر جاتی رہیں۔ بالآخر بریّت عمل میں آئی۔ آپ کے ساتھ مقدمہ میں خاکسار بعمر 11 سال، میرے بڑے بھائی مکرم ملک محمد اکرم صاحب صدر جماعت احمدیہ بھیرہ اور میرے کزن مکرم ملک محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ کینیا بھی شامل تھے۔ ہم تینوں کو ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں 18 دن تک اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔ دارالضیافت ربوہ میں مکرم ظفر احمد ظفر صاحب انچارج دفتر منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد آپ کی میت کو گاؤں لے جایا گیا۔ وہاں مکرم شکیل احمد صاحب مربی سلسلہ بھیرہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں 5 بیٹے، 5 بیٹیاں، 41 پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں نیز 24 پڑپوتے پڑپوتیاں اور پڑنواسے پڑنواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے تقریباً سب بچوں کو آپ کی خدمت کا موقع ملا تاہم خاکسار کی اہلیہ کو آپ کی خدمت کرنے کی زیادہ توفیق ملی۔ ہماری والدہ محترمہ نے بڑی بھرپور اور فعال زندگی گزاری۔ آپ ہمارے لئے دعاؤں کا بہت بڑا خزانہ تھیں اور ایک قیمتی سرمایہ تھیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایا جات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم وسیم احمد شاہد صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اختر صاحب دارالنصر وسطی مورخہ 4 ستمبر 2014ء کو 63 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کو پیاری ہو گئیں۔ والدہ محترمہ کو عرصہ دس سال سے ذیابیطس تھی اور تین ماہ پہلے پتہ کے سرطان کی تشخیص ہوئی جس کا ہر ممکن علاج کروایا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور آپ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ مورخہ 5 ستمبر 2014ء کو ان کی نماز جنازہ سبزہ زار دارالنصر وسطی میں مکرم محمد رئیس طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم میر ظہیر الدین صاحب صدر محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ پانچ وقت نماز کی پابند اور ہنس مکھ خاتون تھیں۔ جماعت سے والہانہ لگاؤ تھا کبھی اجلاس نہ چھوڑتیں اور یوم خلافت اور یوم مصلح موعود کے اجلاسات میں جب سوالات پوچھے جاتے تو کم پڑھی ہونے کے باوجود گھر سے سوالوں کے جوابات یاد کر کے جاتیں اور ان کے جوابات دیتیں۔ طبیعت میں حددرجہ سادگی تھی۔ ہمیشہ صاف ستھرا لباس زیب تن کرتیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ لواحقین میں تین بیٹے خاکسار، مکرم نسیم احمد صاحب یوکے، مکرم سلیم احمد شاہد صاحب کارکن گلشن احمد نرسری، پانچ بیٹیاں مکرمہ نعیمہ شمیم صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الملک صاحب ربوہ، مکرمہ سلمیٰ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم ابن مہدی صاحب ربوہ، مکرمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عامر شاہد صاحب ربوہ، مکرمہ آسیہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم نوید احمد صاحب ربوہ اور مکرمہ نازیہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم حسن احمد قمر صاحب جرمنی چھوڑی ہیں۔ اس کے علاوہ 15 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ سلمیٰ کوثر صاحبہ اور ان کے خاوند کو والدہ محترمہ کی آخری ایام میں زیادہ خدمت کی توفیق دی۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو غریق رحمت کرے، جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

آخر پر خاکسار ان تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ جنہوں نے خود یا بذریعہ فون تعزیت کی اور اس غم کی گھڑی میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

روزنامہ الفضل میں اشتہارات
دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

بقیہ از صفحہ 2: سکالر شپس

قواعد وضوابط

1:۔ یہ اعلان 2014ء میں ہونے والے سالانہ امتحانات کیلئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2013ء تک پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء وطالبات کو یہ انعامات دیئے جاچکے ہیں۔

2:۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3:۔ مرحلہ وار (BY PARTS) یا نمبر بہتر کرنے (DIVISION IMPROVE) کرنے والے طلباء وطالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4:۔ بعض مخصوص سکالر شپس کے علاوہ طلباء و طالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2014ء ہے۔ درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔

درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوانا ہوگی۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کے رزلٹ کارڈ/TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگی۔

درخواست پر مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیرغور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ، فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ وفون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا
نیز اسناد کی تمام نقول A-4 پیپر پر اور واضح ہوں۔
مزید معلومات نظارت تعلیم کی اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

www.nazarattaleem.org

اگر مزید رہنمائی درکار ہو تو دفتر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ای میل: info@nazarattaleem.org

فون 047-6212473 فیکس: 047-212398

(نظارت تعلیم)

معلوماتی خبریں

ڈرائیور کی نظر سڑک پر مرکوز رکھنے کا طریقہ

یہ ٹیکنالوجی ''سینگ مشینز'' نامی کمپنی نے ایجاد کی ہے۔ اس ٹیکنالوجی میں ایسے آلات شامل ہیں جو مسلسل ڈرائیور کی آنکھوں پر نظر رکھیں گے اور کار کے اندر ماحول کا نقشہ بنا کر نظروں کا زاویہ معلوم کریں گے۔ جونہی ڈرائیور کی نظر سڑک سے ہٹے گی یہ آلات اسے الارم بجا کر خبر کردیں گے۔ یہ ٹیکنالوجی اس بات پر بھی نظر رکھے گی کہ ڈرائیور مددگار شیشوں اور دیگر آلات پر مناسب توجہ دے رہا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 5 ستمبر 2014ء)

جدید ترین بحری جہاز

نیویارک میں ایک جدید طرز کا بحری جہاز تیار کیا ہے۔ اس میں بالکنیاں اور فضائی نظاروں کے لئے اڑن کھٹولے بنائے گئے ہیں۔ جو مسافروں کو سمندر کے اوپر 300 فٹ کی بلندی پر فضا میں لہرائیں گے۔ اس جہاز کی 18 منزلیں اور اس میں 18 ریسٹورنٹ ہیں۔ اس میں دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی اور تیز رفتار انٹرنیٹ بھی دستیاب ہوگا۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 ستمبر 2014ء)

سکولوں تک پہنچنے کے لئے دنیا کے دشوار ترین راستے

دنیا میں چند ایسے سکول بھی ہیں جہاں تک رسائی کے لئے انتہائی تکلیف دہ اور مشکل امر ہے۔ کئی بچوں کو حصول علم کے لئے ناقابل یقین حد تک تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چین میں واقع **گیلو** میں سکول تک رسائی کے لئے بچوں کو انتہائی دشوار گزار ایک ہزار فٹ کے پہاڑی راستے پر 5 گھنٹے تک سفر کرنا پڑتا ہے۔ جنوبی چین کے ایک گاؤں **جانگ جیوان** میں لکڑی کی سیڑھی پر طویل سفر کرکے بھی بچے سکول تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ ہمالیہ کے علاقے **زنسکار** میں واقع بورڈنگ سکول تک پہنچنے کے لئے بچوں کو طویل پہاڑی راستے طے کرنا پڑتا ہے۔ انڈونیشیا کے علاقے **لیبکا** میں بچوں کو سکول پہنچنے کے لئے لکڑی کے ایک جھولا نما پل کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ **انڈونیشیا** کے ہی علاقے میں سکول تک پہنچنے کے لئے بچوں کو دریا پر ایک طویل سٹیل کے تار سے لٹک کر سفر طے کرنا پڑتا ہے جب کی بلندی 4 سو سے لے کر 8 میٹر ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 5 ستمبر 2014ء)

کیلا۔ بیش بہا فوائد کا حامل پھل

کیلا کھانے سے انسان بہت سی بیماریوں سے بچ سکتا ہے، جن میں ڈیپریشن، ہائی بلڈ پریشر، فالج، دماغی قوت بڑھانے اور نیند کے مسائل سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔ کیلے میں تین طرح کی قدرتی شکر پائی جاتی ہے۔ سکروز، فروکٹوز اور گلوکوز جبکہ کیلے میں فائبر یا ریشے بھی موجود ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کیلے کو فوری توانائی پہنچانے کا ایک اہم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دو کیلے کھانے سے 90 منٹ کے لئے توانائی مل سکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے ایتھلیٹس کیلوں کو اپنی خوراک کا اہم جزو بنائے رکھتے ہیں۔

کیلا کھانے سے انسان نیند نہ آنے کی شکایت سے بھی چھٹکارا پاسکتا ہے۔ کیلے میں موجود آئرن کی وجہ سے جسم میں ہیموگلوبن زیادہ بنتا ہے اور نیند لانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

کیلے کا ایک سب سے بڑا فائدہ بلڈ پریشر سے لڑنے کی قوت مدافعت بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کیلے میں پوٹاشیم موجود ہوتا ہے جو بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے اور کیلے کی مدد سے فالج سے بچنا بھی ممکن ہے۔

(وائس آف امریکہ 27 جون 2014ء)

برگر اور جنک فوڈ بھوک کو ختم کردیتی ہیں

جنک فوڈ جن میں برگر اور فرنچ فرائیز پر مبنی غذائیں ہوتی ہیں جو بظاہر تو ہلکی غذائیں ہیں لیکن ان کا بے جا استعمال ہماری صحت مند خوراک کے لئے لگنے والی بھوک کو ختم کردیتا ہے۔ سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ ایک نئی تحقیق جو آسٹریلیا میں ہوئی ہے کے مطابق یہ بات سامنے آئی ہے کہ جنک فوڈ سے نہ صرف موٹاپا پیدا ہوتا ہے بلکہ یہ متوازن غذا کی خواہش کو کم کرتی ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس یکم ستمبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 18 ستمبر

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:51
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	6:14

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 ستمبر 2014ء

6:20 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا
	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	وقف نو اجتماع
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
	انڈونیشین سروس
11:25 pm	وقف نو اجتماع

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
0476212922,03346360340

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

CASA
BELLA
Home Furnishers

Master
Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238